رسائل و مسائل

مولانا مودودیؒ اور تعلیم کے نصابی سلسلے

سوال :۔ فیڈرل پبلک سروس کمیشن کے تحت ۱۶ ویں اور ۱۷ ویں گریڈ کے لیے ہونے والے مقابلے کے امتحان کا سلیبس نظر سے گذرا۔

اسلامیات کے سلیبس کا بغور جائزہ لینے کے بعد میں نے ایک محتاط رائے قائم کی ہے کہ عصر حاضر کے عظیم اسلامی مفکر اور مفسر و شارح قرآن سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ جن کی نگارشات پورے عالم اسلام میں خراجِ تحسین وصول کر چکی ہیں اور پاکستان کی بھی مختلف یونیورسٹیوں میں شاملِ نصاب ہیںؔ، کی کتب کو شاملِ نصاب کرنے سے گریز کیا گیا ہے۔

ؔ یہ جو شاملِ نصاب ہونے والی بات ہے، یہ بھی بڑی ناقص صورت میں ہے اور کہیں برائے نام۔ مولینا نے جن بڑے بڑے اہم موضوعات پر عرق ریزیاں کی ہیں۔ آپ کے نصاب ساز ان کے قریب تک نہیں پھٹکتے، بلکہ جانتے تک بھی کم ہی ہیں۔ تنقیحات، مسئلہ قومیت، دستور و قانون، بنیادی حقوق وغیرہ ایسی کتابیں موجود ہیں کہ وہ اگر نظامِ تعلیم میں شامل ہوں تو نوجوانوں کے ذہنوں سے اسلامی انقلاب کی رَو اُٹھنا جلد ممکن ہو جائے گا۔ اب تو جو چیزیں بادلِ ناخواستہ ہوتی ہیں وہ "بیچ بچا کر" کے اصول پر ہوتی ہیں۔ یہ تو کسی نے سوچا ہی نہیں کہ اسلامی معاشرہ کی تعمیر اگر مقصود ہو تو ہماری فکری اور اخلاقی اور تہذیبی تجدید کے لیے مولینا مودودی کے کام کی اہمیت کیا ہے۔

"مستفسر نے اس مقام پر اسلامی موضوعات کے ساتھ مولینا کی مختلف کتب درج کر کے دکھایا ہے کہ یہ کتابیں تعلیمی ضرورت سے کتنی اہم ہیں"۔

مضمون "اسلامک ہسٹری اینڈ کلچر" کے لیے سیرتِ نبوی پر جہاں دیگر کتب درج ہیں وہاں سیرتِ سرورِ عالم کا درج نہ ہونا باعثِ حیرت ہے۔

حیرت ہے ان اربابِ بست و کشاد پر کہ جنہوں نے مولانا مرحوم کا نام تک سلیبس میں شامل کرنے پر پہرہ لگا دیا ہے۔

اس موجودہ نصاب کی ترتیب و تدوینِ جدید میں کون سے ایسے معیارات سامنے رکھے ہیں جن پر مولینا مودودیؒ صاحب کی تصانیف پوری نہ آ سکیں؟

(یہ سوال ایک ایسے مراسلے کی نقل کی تلخیص ہے جو کئی اداروں کو بھیجا گیا ہے)

جواب:۔ گو یہ سوال نہیں اور براہ راست ہم سے متعلق نہیں، بلکہ ایک طرح کی فریاد کی نقل ہے، مگر اس کو رسائل و مسائل میں لیا جا سکتا ہے۔ آپ کے احساسات سے متاثر ہونے کے بعد میں اپنا نقطۂ نظر پیش کرتا ہوں۔

مولینا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے لادینیت کی راہ کو پسند کرنے والوں کے سامنے دین کا راستہ کھول کر جو گناہ کیا ہے اس کی سزا جن بہت سی شکلوں میں مولینا مودودیؒ کو دی جا رہی ہے ان میں سے ایک شکل وہ بھی ہے جس کا ذکر آپ نے کیا ہے۔

مولینا کا لٹریچر کتنا ہی اہم اور مفیدِ ضرورت ہو، مگر ان کی طرف سے اقامتِ نظامِ اسلامی کی دعوت کا جرم سرزد ہو جانے کے بعد حکومت سے تعلق رکھنے والے ہر فرد اور ادارے کا فرض ہو جاتا ہے کہ وہ ان کے لٹریچر سے استفادہ کے دروازے طلبہ و اساتذہ کے لیے بند کرے۔

ایسی صورت میں شکایت کیسی اور فریاد کیا؟

ہے بلاشبہ یہ سازش کے سے اندازہ کا کام ― مگر آپ فکر نہ کریں، اگر کارکنانِ دعوت و تحریک نے صحیح کام کیا تو چند ہی برسوں میں سازشوں کے سارے تار ہائے عنکبوتی بے نام و نشان ہو جائیں گے۔ صحیح دعوتی کام کا نتیجہ یہی ہوتا ہے کہ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ۔

موجودہ ارباب بست و کشاد کے سامنے انگریزی سامراج کا دیا ہوا ایک کلیہ کہ جو سیاسی دائرے میں قدم رکھے اور خصوصاً اپوزیشن کے مقام سے بولے، وہ اگر کلمہ توحید بھی پڑھے تو اس سے قبول نہ کیا جائے گا، کسی غیر سے قبول کر لیا جائے گا۔ بڑے سے بڑا علم عظیم سے عظیم حکمت، اعلیٰ سے اعلیٰ ادبیت، پاک سے پاک خیر خواہی ملت۔ یہ ساری خوبیاں بازارِ اقتدار میں کھوٹا مال ہیں۔ جب کہ یہ کسی "اپنے آدمی" کے ہاں نہ ہوں۔

کرنے کا کام یہی ہے کہ مولینا کی کتابوں سے نصابی مقصد حاصل کرنے کے لیے آپ مقالات اور مراسلات کے ذریعے حکام اور ارباب تعلیم اور عوام کو توجہ دلاتے رہیں۔۔۔ خاص خاص متعلقہ اکابر کو براہ راست خطوط بھی لکھیں۔ جب ممکن ہو اس مسئلے کو تعلیمی کانفرنسوں میں لائیں۔ غرضیکہ ہر طرح یہ اپیل کریں کہ تعصبات کو کسی صاحب علم سے استفادہ کرنے میں رکاوٹ نہیں بننا چاہیے۔ (ن۔ ص)

قرآن و حدیث، اجتہاد، قیاس، اجماع

سوال:۔ آپ نے شریعت بل کو عوام کی آراء حاصل کرنے کے لیے مشتہر فرمایا ہے، اسی سلسلہ میں چند گذارشات خدمت میں پیش کی جا رہی ہیں۔ تو ان کے ضمن میں نقطہ "د" پر تحریر ہے۔

" ایسے احکام جو اُمت کے مستند اور مستند فقہاءِ مجتہدین نے قرآن اور سنتِ رسولؐ اور اجماعِ اُمت سے قیاس اور اجتہاد کے ذریعے مستنبط کر کے مدون کیے

---

[1] اصل میں یہ خط سیکرٹری سینیٹ سیکرٹری ایبٹ کو بھیجا گیا تھا۔ ہمیں اس کی نقل موصول ہوئی۔